کتاب : تذکرہ حضرت سید صاحبؒ بانسوی
مصنف: مفتی محمد رضا انصاری فرنگی محلّی
ناشر : ادارہ تحقیقات افکار و تحریکات ملّی ،
۹/۱ علی گڑھ کالونی ، کراچی
طابع : المخزن پرنٹرز (مکتبہ رشیدیہ)
پاکستان چوک، کراچی
صفحات: ۴۲۳
اشاعت: ۱۹۸۸ء
قیمت : ۸۵ پچاسی روپے

اولیاء اللہ ، فقہائے اُمت ، صلحائے اُمت ، اور صوفیائے کرام وہ مقدس ہستیاں ہیں ، جن کی زندگیاں مثالی ہوتی ہیں -

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ لوگ بھی نسل آدم سے تعلّق رکھتے ہیں، مگر اپنے تقوٰی، صالحیّت، پاسداری سنّت اور تزکیہ قلوب کے سبب اُس اعلی مقام پر فائز ہوتے ہیں کہ صفات الٰہیہ کے مظہر نظر آتے ہیں ، اپنی اصلاح باطن کے ساتھ ساتھ ان کی زندگی کا واحد مشن دوسرے لوگوں کا تزکیہ قلوب ہوتا ہے ، جو مقاصد بعثت میں سے ایک اہم مقصد ہے۔ صوفیہ نے اس مقصد نبوّت کی تعمیل میں جو کارھائے نمایاں سر انجام دیئے وہ تاریخ اسلام کا ایک روشن باب ہے۔ یہ وہ جلیل القدر ہستیاں ہیں جنھوں نے حرص و ھوس سے آزاد ہو کر، بلاخوف لومۃ لائم کی مثالی شان لے کر کلمۂ حق کو بلند کیا .. یہ وہ مبلغین اسلام ہیں جن کی حکمت و دانائی سے پُر دعوت کے نتیجے میں بےشمار لوگ حلقۂ بگوش اسلام ہوئے اور ان گنت تاریک

دل نور ہدایت سے منوّر ہوئے ۔ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم نے ان بزرگان دین کے حقیقی کارناموں کو پس پشت ڈال دیا، اور کشف و کرامات کو موضوع بنا لیا ۔ آج کے اس حرص ہوس کے دور میں اِس کی اشد ضرورت ہے کہ ان پاکیزہ باطن لوگوں کی سیرتوں اور تعلیمات کو منظرعام پر لایا جائے ،

محترم مفتی محمد رضا انصاری فرنگی محلی قابل صد ستائش ہیں جنھوں نے ان مقربان بارگاہ رب العزت میں سے سترھویں صدی عیسوی اور بارھویں صدی ہجری کے حضرت سید شاہ عبدالرزاق بانسوی کے سوانح حیات اور احوال و مقـــامـــات اس انداز سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے جن سے ان کی زندگی اور ان کے کام کی صحیح روح آشکار ا ہو جائے اور ہم ان بزرگوں کے ارادوں کی قوت، افکار کی صحت، جماعتی حسن کی ذکاوت اور طبیعت کی ہیجان پذیری کی وسعت، تعمّق و پائداری یعنی سیرت کی تربیت کے ان لوازم کی جھلک دیکھ لیں، ایک نقشہ، دھندلاسا ہی سہی، ان کے ثبات قدم کا ، ان کی خود اعتمادی، ان کے ضبط نفس، ان کی بےلوث خدمت، ان کی اخلاقی جرأت کا، یعنی شخصیت کی تعمیر کے کٹھن کام کا نقشہ سامنے آ جائے ۔

یہ کام ہمیشہ ہی ضروری تھا، آج بھی زیادہ ضروری ہے صوفیہ کے حالات زندگی کو کشف و کرامات کے کھر سے نکال کر صحیح تاریخی پس منظر کے ساتھ پیش کرنے کی ضرورت جتنی آج ہے اتنی کبھی نہ تھی ۔

حضرت مفتی محمد رضا انصاری فرنگی محلی جو خود بھـی موجودہ دور میں اسلاف کی یادگار ہیں اور جن کے تبحر علمی کے سبب حلقۂ علماء میں بےحد احترام حاصل ہے۔ انھوں نے حضرت سید شاہ عبدالرزاق بانسویؒ کی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے اور آپ کی سوانح مقدسہ، عادات و خصائل، اشغال زندگی، تعلیمات،

مذہبی و روحانی جذبات کو عام فہم مگر علمی اور شگفتہ انداز اور سادہ زبان میں پیش کیا ہے۔

کتاب کے مضامین کی فہرست پر ھی اگر ایک سرسری نگاہ ڈال لی جائے تو اندازہ ھوتا ہے کہ فاضل مصنف نے کس عرق ریزی سے اس گلدستہ کو سجانے کی کوشش کی ہے۔ مثلاً سید صاحب کا زمانہ، خاندان اور شجرہ نسب، ولادت اور بچپن، ملامتی فقیر اور قلندر، مراحل عمر شریف، مرشد کامل کی خدمت میں، سلسلہ قادریہ رزاقیہ، سلسلہ چشتیہ، حلیہ مبارک اور خصائل و شمائل حکم اظہار و اعلان ولایت، دعائے صبح و آہ شب، کرامات یا خرق عادات، بانی درس نظامی ملا نظام الدین وابستہ دامن سرکار ملا محمد رضا کی سخت کلامی پھر غلامی ، ملا کمال الدین سہالوی کی آپ بیتی، غیر مسلموں سے میل جول، تیوھاروں میں شرکت، پہلے کے کاملین، مجنون راہ خدا کی نماز، بعض خلفائے کرام، وصال و وصایا، اھل و عیال ، وغیرہ ۔ دیکھنے کو تو یہ حضرت سید صاحب بانسوی کا تذکرہ ہے مگر درحقیقت یہ ایک مستند تحقیقی مقالہ ہے جس کی ایک ایک سطر اور ایک ایک پیراگراف حوالوں اور تحقیقی مآخذوں سے آراستہ ہے جگہ جگہ قرآنی آیات اور احادیث سے استدلال نے کتاب کو مزید وقیع بنا دیا ہے ۔ مصنف نے حضرت سید صاحب کے ملفوظات و مکتوبات کے انبار عظیم میں سے جن باتوں کو اخذ و نقل کے قابل سمجھا ان کو حسن ترتیب اور سلیقہ مندی کے ساتھ یک جا کر دیا ہے ، مصنف کا حسن انتخاب لائق تحسین ہے۔

کتاب اردو کے متین اور صالح ادب میں ایک شائستہ اضافہ ہے جس کی افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ۔

صوفیہ کی خاص خاص اصطلاحات اور رمز و کنایے اس لطیف پیرائے میں بیان کئے گئے ھیں کہ اھل دل اور راھروان طریقت ان سے محظوظ ھوئے بغیر نہیں رہ سکتے ۔

کتاب میں صوفیۂ کرام کی کرامات و خوارق عادات کا ذکر بہت محتاط طریق سے کیا گیا ہے اور بعض تعلیمات کو بار بار دھرایا گیا ہے تاکہ ناظرین کو اندازہ ہو کہ بزرگان دین کی تعلیمات ہر زمانے میں یکساں ہی رہی ہیں۔مسرت کی بات یہ ہے کہ ھندوپاک میں عربی مدارس میں جو درس نظامی پڑھایا جاتا ہے اس کے نصاب کے مرتب و موجد اور بانی حضرت ملا نظام الدین محمد فرنگی محلی اور ان کے حقیقی بھتیجے اور شاگرد ملا احمد عبدالحق نے خواب میں حضرت سید شاہ عبدالرزاق بانسویؒ کی زیارت کی اور پھر بیداری میں حضرت کا حلیہ خواب کے مطابق پا کر داخل سلسلہ ہو گئے اور فرمایا کہ .

,,ھمارے شیخ کامل کے محاسن و کمالات بےشمار ھیں ان کے مناقب غیر محدود ھیں ان کی کرامتیں گنائی نہیں جا سکتیں اور ان کے ارشادات کی تہ کو پانا اختیار سے باھر ہے پس بندہ درگاہ کے لئے جو مبارک آستانے کا کمترین خدام ہے اور اس کی سونگھنے کی طاقت اولیاء کے ذوق سے بس شمہ برابر بہرہ ور ہوئی ہے حضرت شیخ قدس سرہ کے قلب کو وھاب مطلق کی طرف سے ان کے فضل و کرم سے جو مدارج و عطیات الٰہی اور موھبات ربانی لا متناھی نصیب ہوئے ھیں، ان کا شمار اور اندازہ ناممکن ہے،،

کتاب کے آخر میں کتابیات کا اضافہ اس کے جامع ہونے کا بین ثبوت ہے۔

(ڈاکٹر حافظ محمد یونس)